

دریں ترمذی شریف

انادات! حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ العالی

ضبط! مولانا عبدالفیوم حقانی

نظام اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذی کی جامع السنن کے کتاب الاطعمہ کے احادیث کی روشنی میں

بعض پرندوں مرغی، بیڑ، تیترو وغیرہ اور بھنے ہوئے گوشت کا شرعی حکم اور
تیکہ لگا کر کھانا کھانے میں نبی کریم ﷺ کا اسوہ حسنہ

باب ما جاء في اكل الدجاج

عن زهدم الجرمي قال دخلت على ابي موسى وهو ياكل دجاجة
فقال ادن فاكل فاني رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكله
هذا حديث حسن

حضرت زہدم جرمی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے گھر
گیا وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے انہوں نے فرمایا میرے نزدیک اُد اور کھاؤ کیونکہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے کھاتے ہوئے دیکھا ہے یہ حدیث حسن ہے۔

دجاج : یہ دُجَاج (بالضم) بھی استعمال ہوتا ہے مگر انفع دُجَاج بالفتح ہے بالکسر بھی آیا ہے اسم
جنس ہے دجاج مرغی (مذکر و مؤنث) کو کہتے ہیں، آہستہ آہستہ چلنے کی وجہ سے اس کو دجاجة کہتے ہیں
اور دجاجة بھی مثلث الدال (دال کی پیش، زبر اور زیر) کے ساتھ آئی ہے مصنف اس کے کھانے
کے جواز میں بطور استدلال یہ روایت نقل فرماتے ہیں۔

دخلت على ابي موسى

زهدم الجرمي کہتے

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مرغی کا گوشت تناول فرمایا کرتے تھے

ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے ہاں مہمان ہوا ان کو کھانا کھاتے وقت دیکھا کہ وہ مرغی کا گوشت

تناول فرما رہے ہیں جب مجھے دیکھا تو فرمایا اَدْنُ یعنی دسترخوان کے قریب آ جاؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ یہ دنیا بدودنواؤ و دنادات سے ہے بھی قرب کے فعل اور کھانا تناول فرمائیے مرغی کے گوشت سے کراہت یا پسندیدگی نہ کیجئے کیونکہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ مرغی کا گوشت تناول فرمایا کرتے تھے اس حدیث سے لحم و جاجہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا بھی ثابت ہوا اور اس کا استحسان بھی جب کہ امام ترمذی نے اس حدیث کو درج حسن صحیح بھی قرار دیا ہے اس حدیث میں اخلاقیات کا ایک سبق بھی ہے کہ جب کوئی دوست یا مہمان کھانا کھاتے وقت حاضر ہو جائے تو اُسے اپنے ساتھ شریک کر دیا جائے اگرچہ کھانا قلیل ہو کہ اجتماعیت میں برکت ہے اور باہمی محبت و مروت اور مودت کا باعث ہے۔

ولا تعرفه الا من حدیث زهدم یعنی یہ روایت جتنے بھی طرق سے آئی ہے سب طرق

زهدم پر منتہی ہوتے ہیں۔

والوالعوام، تن میں ابوالعوام آیا یہ قتادہ کے شاگرد ہیں مصنف نے ان کا نام بتا دیا کہ وہ

عمران القطان ہیں۔

وفي الحديث كذا م اکثر من هذا۔

روایت میں اس سے بھی بڑھ کر بات ہے اور وہ یہ کہ یہ روایت دوسری جگہ یعنی شمار

مرغی سے نفرت کرنے والے شخص کو حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی کی ترغیب کی تفصیل

ترمذی میں تفصیل سے نقل کی گئی ہے وہ یوں ہے کہ۔

سفيان عن ايوب عن ابي قلابة عن زهدم الجرمي قال كنا عند ابي موسى فاتي

بلحم دجاج فتنحنح رجل من القوم زهدم كتمت ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی کے پاس تھا ان کے پاس کھاتے میں مرغی کا گوشت لایا گیا مگر مجمع میں سے ایک شخص پیچھے ہٹ گیا گویا اسے مرغی کا گوشت کھانا پسند نہ تھا شام ترمذی کی ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ یہ شخص قبیلہ بنو تیم اللہ کا تھا جس کا رنگ سرخ تھا اور بظاہر آزاد شدہ غلام معلوم ہوتا تھا۔

بعض لوگوں کی مرغی کے گوشت میں عدم دلچسپی کی وجہ یہ ہے کہ وہ قاذورات کھاتی ہے اور گندگی

کے ڈھیروں پر رہتی ہے اگر اس کا یہ معمول ہمیشہ کا ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ اس کو غلاظت اور نجاسات

سے روک دے فتنحنحی رجل میں بھی اس آدمی کا مرغی کے گوشت سے اعراض کی وجہ یہی ہے کہ

اس نے اسے قاذورات کے کھانے کی وجہ سے باعث اعراض قرار دیا ہوگا۔

فقال مالک قال انی رایتھا تا کل شیئا نقتا جواب میں اس نے کہا کہ میں نے اسے ایک بدبودار چیز اور گندگی کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔

فحلفت ان لا آکھا میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا۔

فقال ادن انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کل لحم دجاج حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ آؤ اور بے تکلف کھاؤ، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا تھا کہ مرغی کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ لہذا آپ اس سے اعراض یا نفرت نہ کریں۔ لہذا آپ حلف نہ اٹھایا کریں مباح شرعی کی تحریم نہیں کرنی چاہیے۔ لہذا قسم تو توڑ دینی چاہیے اور اس کا کفارہ دینا چاہیے۔ قد فرض اللہ لکم تحلة ایمانکم۔ الغرض مرغی جمہور کے نزدیک حلال اور جائز ہے البتہ جلالہ کو علامہ نے مکروہ قرار دیا ہے جیسا کہ گذشتہ باب میں تفصیل سے عرض کر دیا تھا۔ بخاری شریف میں اس کی مزید بھی وضاحت آتی ہے کہ حلال چیز سے قسم کھانے کا حکم کیا ہوگا؟ شمال ص ۱۳۱ باب ما جاء فی صفة ادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ایک تفصیلی روایت منقول ہے۔

مرغی کے گوشت کے فوائد | مرغی کا گوشت حار بھی ہے رطب بھی ہے سترع الہضم بھی ہے دماغ عقل اعضاء رییسہ کے لیے نافع ہے۔ اچھے اخلاط پیدا کرتا ہے بعض حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ مرغی کے گوشت کے استعمال سے آواز میں بھی صفائی آتی ہے اور رنگ میں خوشحالی آتی ہے۔ موجودہ دور میں شینی فارسی مرغیاں، خدا جانے ان میں یہ خاصیات اور منافع ہوں گے یا نہیں، کہ ان کی پرورش و پرداخت کے طریقے جدا ہیں اس لیے میں مذاقاً فارم کی مرغی کو حرامی اور دیسی مرغی کو حلالی کہا کرتا ہوں

باب ما جاء فی اکل الجباری

عن ابراہیم بن عمر بن سفینۃ عن جدہ قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم جباری۔

حضرت سفینہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جباری کا گوشت کھایا ہے۔

جباری یعنی تیز بٹیر وغیرہ کا شرعی حکم | جباری بھی پرندے کا نام ہے تیز بٹیر اور اس نوعیت کے پرندے کو جباری کہتے ہیں بعض نے اسے سرخاب کہا بعض

نے چکا چکوٹی کا نام بتایا ہے اسے فارسی میں ہوبرہ بھی کہتے ہیں شوات اور شوال کے نام بھی منقول ہوتے ہیں۔ یونانی اسے غولفس کہتے ہیں۔ ترکی میں عنذری اور ہندی میں چیرز کہتے ہیں۔ بہر حال یہ ایک جنگلی پرندہ ہے جباری اسم جنس ہے اس کا اطلاق مذکر و مونث دونوں پر ہوتا ہے جمع اور واحد کے لیے بھی یکساں ہے۔ کتاب الحیوان میں ہے کہ اس کا رنگ مٹی کی طرح گردن بڑی پاؤں بڑے ہوتے ہیں۔ کبیر العنق رمادی السون ہے اس کی منقار چوہنج میں قدرے طول بھی ہے، اس کی اڑان بہت تیز ہے، بطخ اور مرغی کے درمیان درمیان اس کے گوشت کی لذت ہے

جباری کے فوائد و خاصیات | اس کا گوشت معتدل اور متوسط ہوتا ہے نہ تو مرغ کی طرح زود ہضم اور نہ بطخ کی طرح دیر ہضم اس کی تاثیر گرم و تر ہے حکماء نے جس ریح کے لیے مفید اور دوح مفاصل اور دوح تونج کے لیے نقصان دہ قرار دیا ہے۔ اس میں حماقیتیں بھی زیادہ ہیں اگر اس کے بال نوح لیے جائیں تو اس غم سے مر جاتا ہے، اڑنے میں بہت تیز ہے اور سنگلاخ علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کے پیٹ میں ایک ایسا پتھر یا موتی بھی ہوتا ہے کہ اگر کثیر الاختلام شخص وہ پتھر اپنے پاس رکھے تو کثرت اختلام سے بچا رہے گا بعض نے کہا ہے کہ وہ قیمتی موتی ہوتا ہے اگر وہ خارج ہو جائے تو وہ خود اپنے تمام پروں کو اکھڑ دیتا ہے اور یہی اس کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔

قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم جباری۔ سفینہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹریا تیر یا سرخاب کا گوشت کھایا تھا۔ سفینہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ کا لقب تھا محدثین نے لکھا ہے کہ اس کو سفینہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ سفر میں بہت سارا سامان اپنے اوپر لاد کر چل پڑتے تھے

وابراہیم بن عمرو بن سفینہ روى عنه ابن ابی فدیك و یقول بویہ بن عمرو بن سفینہ یعنی اُن سے ابن ابی ندیک کی بھی روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ کو بریہ بھی کہتے ہیں یہ ابراہیم کے نام میں ترخیم ہے بویہ بنا دیا گیا ہے اور بعض نے کہا یہ ابراہیم کی تصغیر ہے بہر حال حدیث باب سے یہ ثابت ہوا کہ جباری کا گوشت کھانا حلال ہے۔

باب ماجاء فی اکل الشواء

ان ام سلمةؓ اخبرته انها قربت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم جنباً مشوياً فاكل منه ثم قام الى الصلوة وما توضاء

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے بھنا ہوا گوشت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا آپؐ نے اس میں سے کھایا پھر نماز کے لیے اٹھے اور وضو نہیں کیا۔

شواء شوی یشوی سے ہے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھونا ہوا گوشت بھی تناول فرماتے تھے

ساتھ منقول ہے عرب کہتے ہیں شوی اللحم شیناً۔ بھونے ہوئے گوشت کو کہتے ہیں گوشت بھون کر کھانا عرب کے روایات میں ہے اور یہ چیز آج تک چلی آرہی ہے افغانستان، ترکستان، سرحد و بلوچستان کے علاقوں میں بکری اور دنبے کے گوشت کو بڑے اہتمام سے بھونا جاتا ہے۔ یہ وہی شواء ہے مقامات حریری میں ہے۔ - شواء وحید و نحیدہ -

قرآن میں بھی یشوی الوجہ آیا ہے۔

حدیث باب سے یہ معلوم ہوا کہ بھونا ہوا گوشت رچا ہے وہ انگاروں پر بھونا گیا ہو یا لوہے کی سلاخوں پر یا کسی دوسرے طریقے سے) کا کھانا جائز ہے۔ گوشت بھی اللہ کی ایک نعمت ہے اور خدا کی نعمتیں کھانا اور استعمال کرنا جس طرح کہ اسلامی تعلیمات میں آیا ہے جائز ہے۔ جنباً مشویا۔ جنب سے مراد ران ہے۔

ثم قام للصلاة وما توضع
آگ پر پکائی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

چاہتے ہیں کہ ماست النار (یعنی جس چیز کو آگ پر پکایا جائے) کے کھانے کے بعد وضو نہیں ہے۔ بشرطیکہ پہلے سے وضو ہو۔ خلفاء راشدین ائمہ اربعہ اور جمہور کا یہی مسلک ہے کہ آگ پر پکائی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت جمہور کا مسئلہ ہے باقی رہی یہ بات کہ بعض روایات میں ماست النار کے استعمال سے وضو کرنا ثابت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ تمام روایات منسوخ ہیں یا مؤول مگر زیادہ بہتر توجیہ تطبیق و توفیق کی ہے کہ وضو سے مراد سے وضو لغوی ہے اصطلاحی نہیں یعنی جن روایات میں ماست النار سے وضو کا ذکر آیا ہے مراد یہ ہے کہ ہاتھ دھویا کرتے تھے اور کھلی فسر یا لیا کرتے تھے دسومت یعنی چکنائی وغیرہ کا ازالہ مقصود تھا۔

باب ما جاء في كراهية الاكل متكئا

عن ابی جحيفة ^{رض} قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انا فلا
اكل متكئا

حضرت ابو جحيفة ^{رض} فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو
ٹیک کر کھانا نہیں کھاتا۔

تیکہ لگا کر کھانا متکبر بن کی عادت ہے | تکبر شرعاً مذموم اور اخلاقاً قابل نفرت چیز ہے
شریعت اسلامیہ بھی ہر وہ عمل اخلاق اور کردار
جس سے تکبر چھلکتا ہو پسند نہیں کرتی کہ یہ ناشکری اور کفرانِ نعمت ہے، جس طرح خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا
شکریہ عبادات و اطاعت کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے

اسی طرح اقوال اور ہیئات و اعمال سے بھی شکریہ، تواضع اور عبدیت کا حکم دیا گیا ہے یہ بڑے
بڑے سرمایہ دار اور سیٹھ اور حکمران جو بڑے بڑے گاؤں ٹیکوں کے سہارے بیٹھے ہوتے ہیں اور ٹیکوں ہی
کے سہارے کھانا کھاتے ہیں۔ یہ طریقہ متکبر بن کا ہے۔

تیکہ لگا کر کھانے کی چار صورتیں | دوسری بات یہ کہ جو ہنیت تکثیر اکل (زیادہ کھانے)
کا باعث بنتی ہے شریعت اسے بھی پسند نہیں کرتی

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی تیکہ لگا کر اور اسی کے سہارے بیٹھ کر کھانا پسند
نہیں فرماتے تھے ہر وہ ہنیت جو متمکنا فی العنوس فی حالة التوزع یعنی کھانے کے
لیے بیٹھے ہوئے تیکہ اور آلتی پالتی کی صورت ہرگز اچھا طریقہ نہیں، گاؤں تیکہ کی صورت بھی مذموم ہے
دیوار کے ساتھ پشت کا تیکہ بھی درست نہیں یہ تمام صورتیں عند الاکل منہی عنہ رکھانے
کے وقت منوت ہیں

بہر حال ٹیک لگا کر کھانے کی یہ چار صورتیں ہیں ایک یہ کہ دائیں یا بائیں پہلو کو دیوار یا تیکہ وغیرہ پر
بطور سہارے لگائے دوسرے یہ کہ ہتھیلی زمین پر لگائے اور اس سے سہارا لے تیسرا یہ کہ چوڑی کرے
یعنی چار زانو کسی گدے وغیرہ پر بیٹھے چوتھا یہ کہ کمر کو گاؤں تیکہ یا دیوار سے لگائے عمارت کے چاروں صورتوں کو
نا پسندیدہ قرار دیا ہے۔

فلا آکل متکثا۔ یعنی مجھے شکرین کی طرح کھانا پسند نہیں بلکہ آکل کما یا کل العبد میں بندے طرح کی کھانا کھاتا ہوں، انہیں بھی چاہیے کہ میری پیروی کرو اور میری اتباع کرو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا ذکر بھی اس لیے فرماتے ہیں کہ میری اتباع کرو۔

تیکہ لگا کر کھانے کی مضر تیں | شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ تیکہ لگا کر کھانا کھانے سے پیٹ بڑھ جاتا ہے اور نظام ہضم بھی کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ ان صورتوں میں وہ بدن میں اپنی جگہ پر ٹھیک نہیں پہنچتا جو طبیعت پر گراں ہو جاتا ہے اور اسی سے سوء ہضم کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔

کھانا کھانے کا منہوں طریقہ یہ ہے کہ کھاتے وقت کھانے کی طرف قدرے جھک کر اور متوجہ ہو کر بیٹھا جائے یا تو دو زانو ہو یا اتھار کی صورت ہو یعنی دونوں کولے ٹیک سے اور دونوں زانو کھڑے کر دے یا دونوں پاؤں پر بیٹھے یا دایاں زانو کھڑا کر دے اور بائیں زانو پر بیٹھ جائے، اس طرح کھانا بھی کم کھایا جاتا ہے۔



سلسلہ مطبوعات موصوفیہ لکھنؤ (۱۳۸)

نظامِ عالمی زندگی
میری علمی

ترتیب

مولانا عبد القیوم حقانی

حقانہ تہذیب و تمدن، دانش و ادب، دارالعلوم حقانیہ، لاہور، پاکستان

جناب میرا حق مولانا صاحب حق کے سوال کے جواب میں
شاخ و شیعہ علم، ممتاز کارکن، دانشور و دولتی و ملی مفکر کے
علمی و معاشی آثار و مشاہدات پر مبنی موقع مضامین کا مجموعہ۔

موصوفیہ لکھنؤ

دارالعلوم حقانیہ، لاہور، پاکستان



قارئین سے گزارش

خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری / اعزازی
تبادلہ نمبر ضرور لکھیں۔ ورنہ ادارہ جواب
دینے سے معذور ہوگا۔



سینکارا

صحت کا سرچشمہ
ہر گھر کے لیے گھر بھر کے لیے

ہمدرد کا نصب العین تعمیر صحت ہے۔ بیماریوں سے پاک تندرست معاشرے کے قیام کے لیے ہر دل نے ہمیشہ اپنی جدوجہد جاری رکھی ہے۔ آج بھی 'چپ غذا میں عدم توازن اور فضا میں آلودگی کے باعث انسان کی قوت مدافعت

متاثر ہو رہی ہے اور زندگی کی تیز رفتاری کے سبب جسمانی توانائی میں کمی کی شکایت عام ہے، ہمدرد اپنی روایت برقرار رکھتے ہوئے توانائی فوراً حاصل کرنے کے لیے نباتی و معدنی مرکب سنکارا پیش کرتا ہے۔

سنکارا صحت بخش مجرب جڑی بوٹیوں اور منتخب معدنی اجزاء سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ ایک نہایت موثر نباتی و معدنی مرکب ہے جو تیزی سے توانائی بحال کرتا ہے اور صحت برقرار رکھتا ہے۔



سنکارا



ہر موسم میں ہر عمر کے لیے یکساں مفید
نباتی و معدنی مرکب — جو زندگی کو ایک دلنواز سفر بنا دیتا ہے